خدا تعالیٰ ہی مصیبتوں سے بچا سکتا ہے

(فرمودہ ۱۳- مارچ ۱۹۱۴ء بمقام قادیان)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے درج ذیل آیات کی تلاوت کی:-

وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ [1]

اور پھر فرمایا:-

میرا ارادہ تو یہ تھا کہ مَیں ان خطبوں میں جن کا آپ لوگوں کے سامنے بیان کا موقع ملے، قرآن کو ابتداء سے آیت آیت کر کے ترجمہ اور مطلب بیان کروں- لیکن آج میں نے بجائے اس آیت کے جو مجھے اب پڑھنی چاہیئے تھی، یہ آیت ایک مصلحت کیلئے پڑھی ہے- میرا ارادہ تو تھا کہ اس پر ایک مفصّل تقریر کروں لیکن اس وقت میرے سر میں درد ہو رہا ہے- مَیں جب رستے میں آ رہا تھا تو خدا نے میرے جی میں یہ ڈالا کہ مَیں اس آیت کو پڑھوں اور اس پر کچھ بیان کروں- اب مسجد میں مجھے ایک شخص نے ایک خط دیا ہے وہ لکھتا ہے

> "میں مشکلات میں ہوں- مَیں جگہ جگہ گیا، مَیں ہر ایک بزرگ کے پاس گیا- اور بہتیری تدبیریں کیں لیکن میرا کام بجائے بڑھنے کے کم ہی ہوتا گیا- اور دن بدن مَیں نقصان پر نقصان اٹھاتا رہا- اور اب میں بجائے ایک بڑی جائداد کے صرف چند روپوں کا مالک ہوں-"

مَیں اس شخص کو اس آیت کی طرف ہی متوجہ کرتاہوں- وَ اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ-

فرمایا کہ جب میرے بندے مصیبتوں میں گِھر جائیں اوران کوکوئی یارو مددگار نہ ملے اور وہ پکار اٹھیں کہ اب ہمارا کوئی نہیں رہا اور وہ مصیبتوں سے گھبرا جائیں- اور ان کی ہمت کی کمریں ٹوٹ جائیں اور ان کی امید قطع ہوجائے اور ہرطرف سے یاس ہی یاس ہو اور غم ہی غم نظر آوے تو اللہ تعالیٰ فرماتاہے کہ میرے بندے میری طرف توجہ کریں اورمجھے پکاریں مَیں ان کی دعا سنوں گا اور اسے قبول کروں گا- وہ میرے حضور جھک جائیں اورمیرے آگے آکر گریں تو وہ دیکھ لیں گے کہ انسان سے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر زیادہ اور کوئی قریب نہیں ہے- بظاہر لوگ ظاہری اسباب کی طرف دوڑتے ہیں لیکن حقیقتاًایک ہی ہستی ہے جوانسان کو چُھڑاسکتی ہے- انسان اگر خدا کے حضور گر جاوے اور اس سے دعا کرے تواللہ تعالیٰ تمام مشکلات کو حل کردیتا ہے- مَیں بھی اور تمام دوست بھی دعاکریں کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کی مشکلات کو حل کردے-

اس وقت ایک اَور معاملہ بھی ہمارے سامنے ہے اوروہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بیماری ہے اس کیلئے تمام لوگوں کو چاہیئے کہ دعاکریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عنایت فرماوے اوراللہ تعالیٰ جماعت کو ہرایک فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے- صرف ایک نفس کو ہدایت دے لینا ایک لاکھ آدمی کو مرتد کر دینے سے مشکل ہے- ایک عظیم الشان اورایک اعلیٰ سے اعلیٰ درجے کی عمارت کو سالہاسال میں تیار اور مکمل کرسکتے ہیں لیکن اس عمارت کو تباہ و برباد کرنے کیلئے صرف پندرہ منٹ ہی کافی ہوسکتے ہیں- اس کو تیار کرنے کیلئے توکیسی کیسی مشکلات کو برداشت کرنا پڑتاہے اور کیسے کیسے اس کیلئے مسالے لائے جاتے ہیں- لیکن اس کو گرانے کیلئے اورخراب کرنے کیلئے صرف تھوڑا سا ڈائنامیٹ ہی کافی ہوتاہے- اس عمارت کو تیارکرنا معمولی آدمی کا کام نہیں ہوتا- بڑے بڑے اس علم کے ماہروں کی کئی مدت کی دماغ سوزی اورمحنت کے بعد جاکر اس کا نقشہ تیارہوتاہے اورپھر کئی ماہروں کی محنت سے وہ عمارت تیارہوتی ہے لیکن اس کوتباہ کرنے کیلئے ایک جاہل سے جاہل انسان بھی کافی ہوتاہے اورایک اَکھّڑ سے اَکھّڑ آدمی بھی اسے گرا سکتاہے- پس توڑنا آسان اور جوڑنا مشکل ہے' بنانامشکل ہے-

یہ وقت ایسا ہے کہ اس وقت ہمیں گھبرا جانا چاہیئے۔

مَیں دوستوں کو ایک بات کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس مصیبت کا علاج ایک ہی ہے وَ اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ۔ مومن بنو احکام الٰہی پر عمل کرو۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں قریب ہی ہوں۔ دنیا کے مددگار اور دنیاوی معین و معاون تو غافل ہو جاتے ہیں لیکن نہ غافل ہونے والی ہستی اگر کوئی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ[۲]۔ اُسے اونگھ اور نیند نہیں آتی۔

محبت کرنے والے ماں اور باپ بھی اپنے بچوں کی تیمارداری کرتے کرتے تھک جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ہستی ایسی ہستی نہیں ہے' وہ تھکتا نہیں ہے۔ ڈاکٹر اور طبیب کو بلانے کیلئے کچھ وقت صرف ہوتا ہے اور دیر لگتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو بلانے کیلئے کوئی دیر نہیں لگتی اور نہ ہی خدا کو بلانے کیلئے دوڑدھوپ کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا کو بلانے کیلئے تو اگر کوئی ہِل جُل نہیں سکتا تو لیٹ کر سہی۔ اگر لیٹنے سے بھی وہ بول نہیں سکتا' ہاتھ نہیں ہلا سکتا اور اگر ہونٹ اور زبان بھی نہیں ہلا سکتا تو دل میں ہی خدا کو یاد کرے اور اس کا ذکر کرے اور اس کی طرف متوجہ ہو' تب بھی خدا سن لے گا۔ پس اگر کوئی طریق بچنے کا ہے تو وہ یہی ہے کہ انسان خدا کے حضور گر جاوے۔ مَیں نے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار اس کی نصرت اور مدد اور دُعا کی قبولیت کے نظاروں کو دیکھا ہے۔ مَیں ایک دم کیلئے بھی باور نہیں کرسکتا کہ وہ ہماری دعاؤں کو ردّ کرے گا۔ ہم میں سے کون ہے جس نے حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کی دُعاؤں کی قبولیت کے آثار نہ دیکھے ہوں۔

ہم میں سے ہر ایک کے اپنے نفس میں آثارِ قبولیت پائے جاتے ہیں۔ مَیں نے خود ایسے ایسے نظارے دیکھے ہیں جن کے سبب سے مَیں پھر دعا کے منکرین کی باتوں کو قبول نہیں کرسکتا۔ تین یا چار سال ہوگئے ہیں کہ قادیان میں طاعون بڑی سخت پڑی۔ عصر کے وقت مَیں نے دیکھا کہ میری ران میں سخت درد ہو رہا ہے اور مجھے بخار بھی تھا۔ مَیں کمرہ کے اندر چلا گیا اور اندر سے دروازہ بند کرکے چارپائی پر لیٹ گیا۔ اور سوچنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کا تو مسیح موعود سے یہ وعدہ تھا کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ[۳]۔ تو خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو جھٹلایا نہیں کرتا۔ اور اب میں اپنے آپ میں طاعون کے آثار پاتا ہوں لیکن پھر مَیں نے اپنے

نفس کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ یہ تو خدا تعالیٰ کا وعدہ مسیح موعود کے ساتھ تھا اور یہ فیوض اور برکات انہی کے زمانہ میں رہیں اب وہ بھی اس دنیا میں نہیں ہیں' نہ ہی وہ برکات ہیں- تو میں نے پھر دُعا کی- مَیں جاگتا ہی تھا اور کمرے کی تمام چیزوں کو دیکھ رہا تھا تو مَیں نے خدا کو دیکھا وہ ایک نور تھا جو میرے کمرے کے نیچے سے نکل رہا تھا اور آسمان کی طرف کمرے کی چھت پھاڑ کر جا رہا تھا- اس کا نہ شروع تھا نہ ہی اس کا انتہاء تھا- لیکن اس نور میں سے ایک ہاتھ نکلا جس میں ایک سفید اور بالکل سفید چینی کا پیالہ تھا اور اس پیالہ میں دودھ تھا- اس نے وہ پیالہ مجھے پکڑا دیا- میں نے وہ دودھ پی لیا- مَیں جب وہ دودھ پی چکا تو مَیں نے دیکھا کہ نہ تو مجھے کوئی درد تھا اور نہ بخار بلکہ مَیں اچھا بھلا تھا اور مجھے کوئی ذرہ بھر بھی تکلیف نہ تھی- خدا تعالیٰ عجیب عجیب نازک وقتوں میں انسان کی دستگیری کرتا اور مدد دیتا ہے- اگر مشکلات کے وقت مدد دینے والی اور مصائب سے بچانے والی کوئی ہستی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے- وہ بڑی بڑی مشکلات کو حل کر سکتا ہے- تم اگر اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی طرف جاؤ گے تو تم یاد رکھو کہ تم مشرک ہو-

پس تم اسی کی طرف جھک جاؤ اور اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ تاکہ وہ تمہاری اس مشکل میں تمہاری مدد کرے- دعا کی توفیق بھی اسی کی طرف سے ملتی ہے- وہ ہمیں قبول ہونے والی دعا کرنے کی توفیق عنایت فرماوے اور وہ ہمیں رُشد اور ہدایت کا رستہ دکھلائے اور ضلالت سے محفوظ رکھے-

(الفضل ۱۸- مارچ ۱۹۱۴ء)

۱؎ البقرۃ:۱۸۷ ۲؎ البقرۃ:۲۵۶

۳؎ تذکرہ صفحہ ۴۲۵- ایڈیشن چہارم